Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | بدھ ۱۹ ذیقعدہ ۱۴۱۰ھ، ۱۳ احسان ۱۳۶۹ ہش، ۱۳ جون ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۳۳

جنّت حاصل کرنے کی راہ

"اے انسان تجھے یہ پیغام ہے کہ تُو ضرور خدا کو پالے گا۔ جنّت تجھ پر حرام نہیں ہوئی ہے۔ مگر جنّت کی راہ بتائی جا رہی ہے کہ وہ کیسی مشکل راہ ہے۔ اپنے نفس کے تکبّر کو توڑ دو۔ اس کی کجیوں کو درست کرو۔ پھر تم ضرور اس راہ پر چل پڑو گے"۔

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ۔ الفضل ۵ جون ۱۹۹۰ء صہ۵ کالم ۱)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ بعض بندوں سے فرمائے گا کہ تم بڑے برگزیدہ ہو اور مَیں تم سے بہت خوش ہوں کیونکہ مَیں بہت بُھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ مَیں ننگا تھا تم نے کپڑا دیا۔ مَیں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ مَیں بیمار تھا تم نے میری عیادت کی۔ وہ کہیں گے کہ یا اللہ تُو تو ان باتوں سے پاک ہے تُو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب وہ فرمائے گا کہ میرے فلاں فلاں بندے ایسے تھے تم نے ان کی خبر گیری کی۔ وہ ایسا معاملہ تھا کہ گویا تم نے میرے ساتھ ہی کیا۔ پھر ایک اور گروہ پیش ہوگا۔ ان سے کہے گا کہ تم نے میرے ساتھ بُرا معاملہ کیا۔ مَیں بُھوکا تھا۔ تم نے مجھے کھانا نہ دیا۔ پیاسا تھا پانی نہ دیا۔ ننگا تھا مجھے کپڑا نہ دیا۔ مَیں بیمار تھا میری عیادت نہ کی۔ تب وہ کہیں گے کہ یا اللہ تعالیٰ تُو تو ایسی باتوں سے پاک ہے۔ تُو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا۔ اس پر فرمائے گا کہ میرا فلاں فلاں بندہ اس حالت میں تھا اور تم نے اس کے ساتھ کوئی ہمدردی اور سلوک نہ کیا وہ گویا میرے ہی ساتھ کرنا تھا۔" (ملفوظات جلد ہشتم صہ۱۰۲)

"نوعِ انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔ مگر مَیں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔ دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ ان پر ٹھٹھے کئے جاتے ہیں۔ ان کی خبر گیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے۔ جو لوگ غرباء کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاویں۔ اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکرگزاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں اور اس خداداد فضل پر تکبّر نہ کریں۔ اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں"۔

(ملفوظات جلد ہشتم صہ۱۰۲-۱۰۳)

نمایاں کامیابی

میری بھتیجی عزیزہ مریم فاروقی صاحبہ بنت مکرم افتخار احمد فاروقی صاحب لاہور چھاؤنی، ایم اے انگریزی میں ۵۳۶ نمبر حاصل کر کے یونیورسٹی میں دوم رہی ہے۔ عزیزہ نے پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ انگریزی لٹریچر میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ کی مزید دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وحیدہ قمر اہلیہ سید ظہور احمد شاہ
معاون ایڈیٹر الفضل۔ ربوہ)

فوری ضرورت

"وکالتِ صنعت و تجارت کو درج ذیل فیلڈز میں ایسے ڈپلومہ ہولڈرز کے نام مع کوائف درکار ہیں جو خدمتِ سلسلہ کا شوق رکھتے ہوں اور بطور استاد بھی کام کر سکتے ہوں۔

۱- بجلی کا کام
۲- لکڑی کا کام
۳- ریفریجریشن وائیرکنڈیشننگ
۴- کار و موٹر سائیکل مکینک
۵- ویلڈنگ
۶- سٹیل ورکس

دلچسپی رکھنے والے حضرات اپنے مکمل کوائف مع تین عدد پاسپورٹ سائز تصاویر جلد وکالت ہذا کو بھجوا دیں۔"

الٰہی جماعتوں کی ترقیات ابتلاء سے متاثر نہیں ہوتیں

ارشادات سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جس وقت آگ میں ڈالا گیا تو ایک سیکنڈ کے لئے بھی ان کے دل میں خوف پیدا نہیں ہوا۔ وہ مسکراتے ہوئے آگ کے اندر چلے گئے۔ آپ سوچتے ہونگے کہ میرے احمق دشمن یہ سمجھتے ہیں کہ آگ ان کے کہنے پر یا ان کی خواہش کے مطابق جلا سکتی ہے۔ آگ تو جلاتی ہی اس وقت ہے جب میرا رب آگ کو کہتا ہے کہ جلا۔ لیکن جب اس کو یہ حکم ہو کہ (ٹھنڈی اور سلامتی والی) بن جا تو آگ کیوں جلائے گی۔ بہرحال حضرت ابراہیم علیہ السلام مسکراتے ہوئے اور بشاشت کے ساتھ آگ میں چلے گئے۔ وہ تو چھوٹا سا حادثہ خدا تعالیٰ کے ایک مقرب بندہ پر گزرا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف تو دشمنوں نے ایک آگ نہیں ہزاروں آگیں جلائیں لیکن آپ ہنستے مسکراتے کامیابی اور کامرانی اور فتح و نصرت کی شاہراہوں پر چلتے چلے گئے اور دنیا نے یہ نظارہ دیکھا کہ آگ نے منکر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک دھواں تو پیدا کر دیا یعنی ان کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ شاید یہ آگ کامیاب ہو جائے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ آپ نے جنگیں کیں اور ایسے حالات میں کیں کہ دنیا کا کوئی ہوش مند نہیں کہہ سکتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھی ان جنگوں میں کامیاب ہوں گے۔ لیکن آپ اور وہ جو علیٰ وجہ البصیرت آپ پر ایمان لائے تھے اور خدا تعالیٰ کی معرفت انہوں نے حاصل کر لی تھی وہ ہنستے کودتے میدانِ جنگ میں چلے جاتے تھے اور کہتے تھے دو بہترین باتوں میں سے ایک بات ہمیں مل جائے گی۔ انعام شہادت یا دین و دنیا کی نعمتیں"۔

(تعلیم القرآن کلاس سے خطاب
۲۴ جولائی ۱۹۶۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی، ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۳ احسان ۱۳۶۹ ہش ۱۳ جون ۱۹۹۰ء

کل — اور — آج

کسی نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ آجکل صحت کا مسئلہ اس لئے گمبھیر ہو گیا ہے کہ پہلے لوگ اچھی غذا کھاتے تھے اب دیسی غذا ہی نہیں ملتی۔ اور نئی نئی کھادوں کی وجہ سے بھی کھانے پینے کی جو چیزیں ملتی ہیں ان میں وہ غذائیت نہیں ہوتی۔ آپ اس سلسلہ میں کیا کہنا چاہیں گے۔ ڈاکٹر صاحب مسکرائے اور کہنے لگے۔ میں تو یہ بات نہیں مانتا۔ آج کی غذا کل کی غذا سے بہت بہتر ہے۔ انہوں نے آٹے کا ذکر کیا اور کہنے لگے آپ بتائیں پہلے اتنا اچھا آٹا ملتا تھا، سفید اور خوب پسا ہؤا جلد ہضم ہو جانے والا۔ ریت کنکر سے پاک۔ ہر طرح صاف اور زیادہ مفید۔ پانی بھی پہلے سے زیادہ صاف۔ گھی کو لیجے۔ اب جو "گھی" ہم کھا رہے ہیں یعنی مختلف قسم کے تیل وہ اتنے صاف ہیں کہ ان میں کوئی جزو بھی ضرر رساں نہیں۔ اور ہے بھی بہت زیادہ زود ہضم۔ ڈاکٹر صاحب کہتے لگے کہ لوگوں کو دیکھئے کیا آپ کو وہ کمزور نظر آتے ہیں۔ جوان ہیں تو اچھے بھلے جوان ہیں۔ بچے ہیں تو پہلے سے زیادہ ہشیار اور چاق و چوبند۔ یہ خیال آپ کو کس طرح آیا کہ آجکل کے لوگوں کی صحت اچھی نہیں ہے۔ دراصل بعض باتیں وہمی طور پر پیش کی جاتی ہیں اور پھر وہ آہستہ آہستہ یقین کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔

اس سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب نے بیماریوں کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ اب متعدی بیماریاں ختم ہو گئی ہیں۔ اور صحت کی برقراری کیلئے اتنا کچھ کیا جا رہا ہے کہ پہلے اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ احتیاط کے سلسلہ میں بھی علم بڑھ گیا ہے اور علاج کے سلسلہ میں بھی یہ کہنا کہ پہلے لوگ زیادہ عمر پاتے تھے درست نہیں ہے۔ پہلے بھی تو بچے بچپن میں فوت ہوتے تھے۔ بعض جوان بھی جوانی میں فوت ہوتے تھے۔ بعض بوڑھے لمبی عمر بھی پاتے تھے۔ آج کے لوگ بھی ویسے ہی ہیں بلکہ اس سے بہتر۔ بچے بچپن میں کم فوت ہوتے ہیں۔ اسی طرح جوان بھی اور جہاں تک بوڑھوں کا تعلق ہے آپ کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس وقت جو لوگ زندہ ہیں وہ کب تک زندہ رہیں گے اور کتنی لمبی عمر پائیں گے۔ ان میں سے بھی کئی ایسے ہونگے جو نوّے۔ سو سال تک زندہ رہیں گے اور پھر ان کی وفات کے وقت جو لوگ زندہ ہونگے وہ کہیں گے کہ پہلے لوگ نوّے۔ سو سال تک زندہ رہتے تھے۔

بات یہ ہے کہ بعض باتیں رواُتاً کہہ دی جاتی ہیں ان کی بنیاد کوئی نہیں ہوتی لیکن بار بار دہرانے سے وہ یقین کی حد تک پہنچ جاتی ہیں ہے نا سوچنے کی بات

جھوٹ پاؤں پر کھڑا ہو کس طرح
جھوٹ کے پاؤں تو ہوتے ہی نہیں
کاروبارِ زندگی کیسے چلے
تم تو سچ کے بیج بوتے ہی نہیں

ابوالاقبال

○

رَاہ رَو رستے میں بیٹھا رہ گیا
ڈھے گئی دیوار سایا رہ گیا

مَر کے بھی یہ شخص زندہ رہ گیا
عشق کا بیمار اچھا رہ گیا

چھُپ گئی منزل نظر کی اوٹ میں
راستہ کروٹ بدلتا رہ گیا

لاکھ برگِ شرم سے ڈھانپا بدن
ابنِ آدم پھر بھی ننگا رہ گیا

مَیں شہیدِ عشق ہوں میرے لئے
ایک ہی جینے کا رستہ رہ گیا

رات آدھی رات کو قطبین پر
چھپ گیا سورج اجالا رہ گیا

ہوتے ہوتے پیڑ خالی ہو گئے
ایک پانی کا پرندہ رہ گیا

لوگ تصویریں بنا کر لے گئے
مُو لکیروں سے جھگڑتا رہ گیا

روشنی کا ذکر کرنے کے لئے
ایک مَیں آنکھوں کا اندھا رہ گیا

آئینوں سے بات کرنے کے لئے
آئینہ بردار تنہا رہ گیا

چوہدری محمد علی

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔ سین

نسلی پالیسی میں نرمی

جنوبی افریقہ کی حکومت نے گذشتہ روز ایک بل پیش کیا ہے جو ۳۷ سال پہلے کی منظور شدہ نسلی امتیاز کی پالیسی کے چار ارکان میں سے ایک رکن کا خاتمہ کر دے گا۔ اس رکن کا تعلق ہے پبلک مقامات سے۔ جہاں پر لوگوں کو کچھ سہولیات دی جاتی ہیں۔ اس میں تجویز کیا گیا ہے کہ نسلی امتیاز کی پالیسی کے اس حصّے کو ختم کر دیا جائے۔ جس کا تعلق شہروں کے ہال اور تفریح گاہوں سے ہے اور ایسی جگہوں سے جہاں لوگ چھٹیاں منانے جاتے ہیں۔ اس کی منسوخی کی تاریخ ۱۵ اکتوبر بتائی گئی ہے۔ ایک سرکاری افسر نے بتایا ہے کہ یہ بل کیپ ٹاؤن پارلیمنٹ کے سامنے جمعہ کے روز پیش کیا گیا تھا۔ یہ پارلیمنٹ نسلی امتیاز کی پالیسی کی حامل ہے لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ اکثریت سے یہ بل منظور کر لیا جائے گا۔ اور اس بل کی منظوری کے بعد تمام نسلوں کے لوگوں کو ہالوں میں، تفریح گاہوں میں اور رخصت گذارنے کی جگہوں پر یکساں جانے کی اجازت ہو گی۔ صدر ڈی کلارک نے صدر فرینکائے متراں (فرانس) سے وعدہ کیا تھا کہ وہ نسلی امتیاز کی پالیسی کے اس حصّے کو آئندہ چھ ہفتوں میں ختم کر دیں گے۔ یہ وعدہ انہوں نے پیرس میں اپنے دورے کے دوران کیا تھا۔ یہ دورہ ۱۸ روزہ تھا اور ۹ ممالک میں ڈی کلارک نے ان ملکوں کے رہنماؤں سے ملاقاتیں کی تھیں۔ انہوں نے گروپ ایریا ایکٹ میں تبدیلی لانے کا وعدہ کیا تھا۔ اسی طرح لینڈ ایکٹ کا بھی وعدہ کیا تھا۔ تاکہ ملک کے ہر حصّے میں سیاہ فام لوگوں کو زراعت کی اجازت ہو۔ البتہ یہ بات اگلے سال کے فروری میں پارلیمنٹ میں پیش کی جا سکے گی۔

ڈی کلارک کی حکومت اس بات پر اصرار کرتی ہے کہ یہ جو ہتھکنڈہ جس کو اب منسوخ کیا جانا مقصود ہے اس وقت منسوخ ہونا چاہیئے جب سیاہ فام لوگوں کے ساتھ مل کر دستوری تبدیلیاں لائی جا سکیں۔ ڈی کلارک نے گذشتہ فروری میں اس مہم کا آغاز کیا تھا کہ نسلی امتیاز کی پالیسی کو بدلنے کی ضرورت ہے اور سیاہ فام لوگوں کو ان کے مکمل سیاسی حقوق ملنے چاہئیں۔ اسی کے پیشِ نظر انہوں نے نیلسن منڈیلا کو ۳۰ سال کی قید کے بعد رہا کیا تھا اور ان کی پارٹی افریقن نیشنل کانگریس پر سے پابندی اٹھالی تھی۔ گذشتہ ماہ انہوں نے منڈیلا اور افریقن نیشنل کانگریس اور اس کے دیگر رہنماؤں سے دستوری اصلاحات کے سلسلے میں گفت و شنید شروع کی تھی۔ یہ بل جو اب پیش کیا جا رہا ہے اس پر منصوبہ بندی کے وزیر ہرنس کریل HERNUS KRIEL نے دستخط کئے ہیں۔ یہ ۱۹۵۳ء کے ایکٹ جس میں لوگوں کے الگ الگ رہنے کا ذکر ہے، کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ مسٹر کریل نے کہا ہے کہ اس بل کا مقصد یہ ہے کہ قانون میں ترمیم کی جائے اور اتنی ہی ترمیم کی جائے گی جتنی تفریق کی وہ اجازت دیتے ہیں۔ یعنی پبلک پلیسز میں کسی نسل کا امتیاز نہیں کیا جائے گا۔

ترکی میں بھوک ہڑتال

ترکی کے ایک قید خانے میں ۱۰۰ افراد نے جن میں سے ۸ صحافی ہیں بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ ان کا مطالبہ یہ ہے کہ صحافت کو آزاد کیا جائے اور قید خانوں کے حالات بہتر بنائے جائیں۔ ان دس افراد کے ساتھ اب ۵۰۰ دیگر قیدیوں نے بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔ یہ قید خانے زیادہ تر ازمیر کے قریب کے علاقوں میں ہیں۔ ازمیر ترکی کے مغرب میں واقع ہے۔ ۴۰۰ افراد تو بین، نازیلی اور بوکا کے قید خانوں میں ہیں۔ اور ۱۰۰ افراد دیا، پاکیر اور ارگانی جو کہ جنوب مغرب میں واقع ہیں کے قید خانوں میں ہیں یہ سب اس بات پر احتجاج کر رہے ہیں کہ سزا کا نظام بدل کر زیادہ سخت کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح صحافت کی آزادی پر بھی قدغن لگائی گئی ہے۔ ۸ سیاسی قیدی گذشتہ ۱۶ مئی سے بھوک ہڑتال پر ہیں اور یہ لوگ کیناکیل جیل CANAKKLE میں قید ہیں اور دیگر ۲ بارٹین BARTIN جو زونگولک ZONGULAK کے قریب ہے۔ بیس مئی سے بھوک ہڑتال کر رہے ہیں۔ پہلے دس افراد جنہوں نے بھوک ہڑتال شروع کی جن میں آٹھ صحافی بھی شامل ہیں۔ وہ صحافت پر قدغن کے خلاف یہ عمل کر رہے ہیں۔ احتجاج کرنے والے ۲ افراد جو بارٹین قید خانے میں ہیں اور مارکسسٹ مطبوعات کے مالکین کردولوسو KURDVLUSU سے تعلق رکھتے ہیں جس کا دوسرا نام لبریشن آف دی پیپل ہے ۱۹۸۰ء کے فوجی انقلاب کے ساتھ تعلق رکھنے کی وجہ سے ۷۴۸ سال اور ۶۶۱ سال کی سزا بھگت رہے ہیں۔ اب ان کا پرچہ بند کیا جا چکا ہے۔ ۶ صحافی اخبارات کے سابق ایڈیٹر ہیں یا روزناموں اور ہفت روزوں کے پبلشر ہیں اور یہ سارے پرچے سیاسی رنگ لئے ہوئے ہیں۔

اردن کی مدد

حال ہی میں عراق میں عرب سربراہوں کی جو چوٹی کانفرنس ہوئی تھی۔ اسکے بلاواسطہ مفید نتائج تو سامنے آئیں گے ہی۔ لیکن بالواسطہ بھی بہت سی ایسی باتیں سامنے آنے کا امکان ہے۔ جن سے عرب ممالک کے آپس کے تعلقات بھی بہتر ہو جائیں اور وہ عند الضرورت ایک دوسرے کی مدد کرنے کیلئے بھی تیار ہوں۔ چنانچہ عراق نے اردن کو ۸ کروڑ ڈالر مدد کے طور پر دینے کا وعدہ کیا ہے اور اردن کی نیوز ایجنسی "پیٹرا" (PETRA) نے بتایا ہے کہ اس سلسلے میں شاہ حسین نے عراق کے صدر صدام حسین کو شکریے کا پیغام بھیجا ہے۔ شاہ حسین نے اس سلسلے میں کہا ہے کہ عراق کا یہ اقدام اسکی فراخ حوصلگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ شاہ نے یہ بھی کہا کہ عراق پہلا ملک ہے۔ جس نے چوٹی کانفرنس کے بعد اس کے فیصلوں پر عمل درآمد شروع کیا ہے۔

اس کانفرنس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا تھا کہ ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مالی امداد کی جائے خاص طور پر اردن کی جو اسوقت مالی امداد کا صحیح معنوں میں حقدار ہے۔ گذشتہ جمعہ کے روز عراقی فیصلے سے عمان کو آگاہ کیا گیا تھا۔ یہ فیصلہ کس نے عمان کو بتایا یا یہ نہیں بتایا گیا وزیر اعظم مدار بدران (MUDAR BADRAN) نے کہا کہ باوجود اس کے کہ اسوقت بغداد بھی مالی مشکلات سے گذر رہا ہے۔ لیکن اس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ عمان کی مدد کی جائے۔ اس فیصلے کو جتنا بھی تحسین کی نظر سے دیکھا جائے کم ہے۔ سربراہان عرب ممالک کی چوٹی کانفرنس میں شاہ حسین نے دیگر سربراہان سے وعدے لئے تھے کہ وہ عمان کی مدد کریں گے۔ اگرچہ اسوقت یہ نہیں فیصلہ کیا جا سکا تھا کہ کون کون کتنی رقم فراہم کرے گا۔ وزیر اعظم مدار نے کہا ہے کہ ہم اپنے سب وسائل ختم کر چکے ہیں اور اب قرض کے بوجھ کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ اور یہ قرض ہم نے اس لئے لئے ہیں کہ ضرورت کے وقت اسلحے کی کمی آڑے نہ آئے اور بعض دیگر ترقیاتی ضروریات کے لئے بھی ہمیں ان قرضوں کی ضرورت تھی۔ متحدہ عرب امارات نے اس سال اردن کو ۲ کروڑ ڈالر امداد کے طور پر دئیے ہیں۔ اس امداد کا مقصد خاص طور پر اسرائیلی پالیسیوں سے اپنے آپ کو بچانا اور جو کچھ اسرائیل کے خلاف کیا جا سکتا ہے وہ کچھ کرنا ہے۔ گذشتہ سال سعودی عرب نے اردن کو ۲۰ کروڑ ڈالر امداد کے طور پر دیئے تھے۔

اردن / سعودی اتحاد

عمان نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ وہ اپنے ہمسایہ سعودی عرب کے ساتھ اتحاد چاہتا ہے جس کی اصل غرض یہ ہے کہ اردن کے معاشی اور حفاظتی مسائل حل کئے جا سکیں۔ اگرچہ یہ تو نہیں بتایا گیا کہ ریاض (سعودی عرب) نے اس تجویز کا کس طرح استقبال کیا ہے لیکن تجویز بہر حال ریاض تک پہنچ چکی ہے۔ جس ذریعے سے یہ اطلاع ملی ہے اس کا کہنا ہے کہ عمان اس وقت معاشی مسائل میں مبتلا ہے اور ان مسائل کی وجہ سے اس کی فوجی طاقت کمزور ہو رہی ہے۔ اور اس طرح حفاظتی اقدامات بھی مشکلات پیش کر رہے ہیں حالانکہ یہ وہ وقت ہے جبکہ روسی یہودی دھڑا دھڑ اسرائیل میں بسنے کے لئے آ رہے ہیں۔ ساری عرب دنیا روسی یہودیوں کے اس طرح اسرائیل میں آنے سے پریشان ہے۔ اگرچہ اسرائیلی حکام کہتے ہیں کہ وہ فلسطینیوں کے درمیان ان یہودیوں کے بس جانے کی ہدایت نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتے نہ ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ اردن میں فلسطینی تقریباً ساری آبادی کا ۵۰ فیصد ہیں۔

یہ معاملہ بغداد چوٹی کانفرنس میں بھی اٹھایا جا رہا ہے۔ شاہ حسین نے کہا ہے کہ وہ اس موقع پر ایک نہایت واضح، مضبوط اور مختصر لیکن مکمل تقریر کرنا چاہتے ہیں تاکہ یہ بتا سکیں کہ ان کا ملک بیرونی قرضوں کی وجہ سے دبا ہوا ہے اور بیروزگاری عام ہو رہی ہے اور اس کے علاوہ چیزوں کی قیمتیں بھی بڑھ رہی ہیں۔

بورس یلسٹن

بورس یلسٹن روس کے ایک نہایت معروف اور دل پسند رہنما ہیں۔ اور حال ہی میں اصلاحات کو جلد جلد نافذ کرنے کی مہم نے انہیں روس کا سب سے زیادہ مشہور سیاست دان بنا دیا ہے۔ انہوں نے سیاسی میدان میں یہ حیثیت اس امر کے باوجود حاصل کر لی ہے کہ بسا اوقات اعلیٰ سیاست دان اس سے الجھتے رہتے ہیں اور اس کو کم تر ثابت کرنے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں مسٹر یلسٹن میخائل گورباچوف کی پولٹ بیورو کے ایک جونیئر رکن تھے جہاں سے انہیں اس لئے برطرف کر دیا گیا کہ وہ اصلاحات کو جلد جلد لانا چاہتے تھے۔

اب ۱۹۸۹ء کے پارلیمانی انتخابات میں ۸۹ فیصد ماسکو کے ووٹ لے کر انہوں نے ملک کی سب سے بڑی ریاست کی رکنیت حاصل کر لی۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے انہیں پبلک میں اس لئے تمسخر کا نشانہ بنایا گیا تھا کہ لوگوں کے خیال میں انہوں نے اپنی مقبولیت کو آگے بڑھانے کے لئے یہ کہانی پیش کی تھی کہ انہیں ہلاک کرنے کے لئے کسی پولیس افسر نے ماسکو دریا میں انہیں دھکا دے دیا تھا۔ انہوں نے اس شکایت کا بھی اظہار کیا تھا کہ گورباچوف جو ابتدا سے ان کے سرپرست تھے انہیں سیاسی دنیا سے خارج کرنے کے لئے ان کے اس فعل کو پارلیمنٹ میں زیر بحث لے آئے تھے۔ مارچ ۱۹۹۰ء میں انہوں نے سورڈلوسک (SEVERDLOVSK) کے شہر کی ایک اسمبلی کی ایک نشست جیت کر روسی فیڈریشن کی اسمبلی کی رکنیت حاصل کر لی تھی۔ ایک کتاب تصنیف کر کے اور روس سے باہر کسی دوسرے ملک میں گذشتہ مارچ میں شائع کروا کے انہوں نے کسی قدر اپنے انتقامی جذبے کی تسکین کا سامان کیا۔ اس کتاب (جو ان کی سوانح عمری ہے) کا نام ہے۔ "AGAINST THE GRAIN"

اس میں یلسٹن نے گورباچوف کے ساتھ اپنے اختلافات کا خاکہ کھینچا ہے اور گورباچوف کو اپنا مستقل مخالف کہا ہے۔ ان پر یہ بھی الزام لگایا ہے کہ وہ کسی کام کو پوری طرح مکمل کرنے کے عادی نہیں ہیں۔ اگرچہ اپنے متعلق انہوں نے ماسکو والے واقعے کی کوئی توضیح نہیں کی۔ صرف اتنا کہا ہے کہ پاس سے گذرتی ہوئی ایک کار نے ان کو مجبور کر دیا کہ زیادہ قریب ہو جائیں جہاں سے وہ دریا میں گر گئے۔ ان کا کہنا ہے کہ کار کا اس طرح ان کے قریب سے گذرنا ایک پہلے سے تیار کی گئی سکیم کا نتیجہ تھا۔

انگلستان میں ٹرام کی بحالی

ہم نے تو متحدہ پاک بھارت میں ٹرام دیکھی تھی یا نائجیریا جاتے ہوئے مصر میں ٹرام میں سفر کیا تھا۔ کہتے ہیں کہ انگلستان کے بڑے بڑے متعدد شہروں میں بھی پہلے ٹرام چلا کرتی تھی پھر ٹرام بند ہو گئی اور بسوں کا دور شروع ہو گیا بات یہ ہے کہ انسانی ضرورت اور ضرورت کو پورا کرنے کیلئے وسائل ہمارے ماحول میں کام آنے والی اشیاء میں ردوبدل کرتے رہتے ہیں۔ اس وقت پیٹرول کی قیمت کم ہو گئی اور ٹرام کی جگہ بسوں کا چلایا جانا ایک نسبتاً زیادہ سستا ذریعہ سفر بن گیا۔ اب چونکہ پیٹرول کی قیمتیں خاصی بڑھ گئی ہیں اور سڑکوں پر ٹریفک بھی اتنی زیادہ ہو گئی ہے کہ کئی مواقع پر موٹر چھوڑ کر انسان کو پیدل منزل مقصود تک جانا آسان ہو جاتا ہے اور وقت بھی کم لگتا ہے تو ٹرام کا پھر دور دورہ ہونے والا ہے۔ بڑے بڑے شہروں میں اس سلسلے میں انتظام کئے جا رہے ہیں جو شہر سے باہر کے علاقوں کی ریلوے لائنیں متروک کی جا چکی تھیں اور اسی طرح بعض بڑی بڑی سڑکوں کو اب ٹرام کیلئے استعمال کیا جائے گا۔ لیکن اب ٹرام پہلے جیسی سست رفتار نہیں ہو گی۔ اس کو بہت تیز رفتار بنا لیا گیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کی تیز رفتاری سے لوگ حیران رہ جائیں گے۔ ویسے بھی جس طرح اب وہاں ٹرام چلائی جائے گی اسے لوگ پہلے زمانے کی ٹرام سے انتہائی مختلف پائیں گے۔ اب یہ تقریباً ایک چھوٹی سی گاڑی کی طرح پچاس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلے گی ایسی ٹرامیں یورپ کے دیگر علاقوں میں اور شمالی امریکہ میں بھی استعمال کی جا رہی ہیں۔ اب انگلستان میں ان کے متعلق شوق اتنا بڑھ گیا ہے کہ تیس بڑے شہروں نے فوری طور پر اس طرف توجہ دینی شروع کر دی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شوق تو بے شک بڑھ گیا ہے لیکن اس کو جاری کرنے کے لئے جو اخراجات اٹھانے پڑیں گے وہ خاصے زیادہ ہیں اور یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ اتنے اخراجات کا متحمل ہونے کے بعد کیا اس سے اتنی آمد پیدا ہو سکے گی کہ اخراجات پورے کئے جا سکیں۔ اسی لئے اس سلسلے میں لوکل باڈیز حکومت کی امداد حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں اور حکومت اس کوشش میں ہے کہ نجی سیکٹر کے ذمے زیادہ سے زیادہ اخراجات ڈالے جائیں۔ یہ سمجھا جاتا ہے کہ نجی سیکٹر اگر اسے دوبارہ چلانا شروع کرے گا تو حکومت کے بلاوجہ اخراجات بھی نہیں بڑھیں گے اور نجی [illegible] ہونے کی وجہ سے آمد و خرچ کا بھی صحیح طور پر خیال رکھا جائے گا۔ اس وقت تک مانچسٹر کو اس سلسلے میں حکومت نے کچھ گرانٹ دی ہے اور یہ گرانٹ جو ڈیپارٹمنٹ آف ٹرانسپورٹ نے مہیا کی ہے ۱۱۰ ملین پاؤنڈ ہے۔ اور یہ بری (BURY) سے الٹرام چیم (ALTRI MCHAM) تک چلائی جائے گی۔ البتہ اسے شہر کی بڑی گلیوں میں سے گزارا جائے گا تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہو سکیں اس شوق کے پیش نظر یہ نہ سمجھا جائے کہ اس سکیم پر فوری طور پر عمل کرنا ممکن ہے۔ گورنمنٹ کی گرانٹ جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ وہ بھی ۴ سال کے اندر مہیا کی جا سکے گی۔ جس کے بعد شیفیلڈ کی سکیم آتی ہے۔ شیفیلڈ نے ۱۹۸۸ء میں ایک سپر ٹرام نیٹ ورک کیلئے امدادی رقم کا مطالبہ کیا تھا ابھی تک انہیں کوئی رقم نہیں مل سکی اسی طرح ویسٹ مڈلینڈ نے بھی سکیم پیش کی ہوئی ہے جو برمنگھم اور وولف آف ہیمپٹن کو آپس میں ملائے گی۔ یہ بات کہ اگر یہ سکیمیں منظور ہو گئی ہیں تو ان کی رقم کیوں ادا نہیں کی جاتی اس سلسلے میں کہا جاتا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ آف ٹرانسپورٹ کے پاس پہلے سے منظور شدہ بجٹ میں ایسی کوئی رقم موجود نہیں ہے پہلے یہ سکیمیں منظور ہوتی ہیں پھر وزارت خزانہ کے پاس بھیجی جاتی ہیں جو یہ اندازہ لگاتے ہیں کہ کتنی دیر تک ان امدادی رقوم کی فراہمی کا امکان ہے بہرحال انگلستان میں بڑے بڑے شہروں میں ٹرام کا واپس آ جانا لوگوں کے لئے انتہائی خوشی کا باعث ہو گا۔ اور بچے جو صرف سنا کرتے تھے کہ ٹرام کیا ہوتی ہے اور کس طرح چلتی ہے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے اور اس پر سفر کر کے سمجھ جائیں گے کہ ٹرام کیا ہے اور کس طرح لوگوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے میں مدد دیتی ہے۔

ایران/جاپان تعاون

جاپان میں ایران کے سفیر حسین کاظم پور اردبیلی ARDEBI نے بتایا ہے کہ وہ عنقریب جاپان سے مطالبہ کریں گے کہ ایرانی معیشت کو جو جنگ کی وجہ سے خاصی حد تک تباہ ہو چکی ہے دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے ین کا قرضہ دیں۔ فی الحال وہ یہ اندازہ لگانے میں مصروف ہیں کہ معیشت کے کس پہلو میں کس قدر رقم کی ضرورت پیش آئے گی حسین کاظمی نے کہا کہ ہم بالکل درست راستے پر گامزن ہیں اور اپنے پانچ سالہ منصوبے میں بہت حد تک اپنے آپ کو سنبھال لیں گے۔ ہم جاپان سے یہ مطالبہ کرنے والے ہیں کہ وہ ہماری معیشت کو سنبھالا دینے کے لئے سرکاری ترقیاتی امداد سے کچھ رقم ہمیں دے دیگر ممالک سے امداد کا حصول صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی کی اس کوشش کا نتیجہ ہے کہ وہ دنیا بھر کے ممالک سے اپنے تعلقات کو استوار کرنا چاہتے ہیں اور اپنی آٹھ سالہ جنگ کے برے اثرات کو ختم کرنے کے لئے ہر جگہ سے مدد لینے کے لئے تیار ہیں

گذشتہ ہفتے ایران کے مرکزی بینک کے گورنر محمد حسین کابلی کو یہ کہتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ ایران عالمی تنظیم مالیات IMF سے بھی قرضہ مانگے گا۔

اس سال کے آغاز میں جاپان کی وزارت خارجہ کے حکام نے کہا تھا کہ ایران نے اس طرف اشارہ تو کیا ہے لیکن ابھی تک حکومتی سطح پر ہمارے ساتھ قرضے کی کوئی بات نہیں ہوئی۔ ایران کی پارلیمنٹ نے اپنی حکومت کو اس بات کا اختیار دے دیا ہے کہ وہ تقریباً ۲۷ ارب ڈالر کا قرض جہاں سے چاہے حاصل کرے۔

ایران عنقریب اپنے آپ کو اس پوزیشن میں لا سکے گا کہ جاپان کے قرض کا حقدار بن جائے۔ ۱۹۸۹ء کے ورلڈ بینک کے ایک اندازے کے مطابق ایران کا جی این پی فی کس ۱۵۰۰ سے ۳۴۹۹ ڈالر تھا۔ ایران میں یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ وہاں کی

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انٹرویو

حافظ محمد صدیق

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی

ایم۔بی۔بی۔ایس، ایم۔آر۔سی۔پی، ڈی۔سی۔ایچ فزیشن لندن

سے ایک ملاقات

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی ۱۹۴۰ء میں اجمیر میں پیدا ہوئے آپ کے والد مکرم جناب منظور احمد صاحب قریشی فوج میں ملازم تھے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے بتایا کہ اُن کا گھرانہ عرصہ سے فوج کی ملازمت کرتا چلا آیا ہے۔

ابتدائی تعلیم۔ پارٹیشن کے بعد آپکے والدین لاہور آگئے اور آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ کالج لاہور سے حاصل کرنے کے بعد کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج سے ایم۔بی۔بی۔ایس کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد آپ انگلستان تشریف لے گئے۔ اور حصول تعلیم کے سلسلہ میں دس سال انگلینڈ میں گزارے۔ لندن سے آپ نے بچوں کی بیماریوں میں ڈپلوما (D-C-H) حاصل کیا پھر ایڈنبرا سے دل کے امراض کی اعلیٰ ڈگری لی۔ اور رائل کالج آف فزیشنز کے ممبر مقرر ہوئے۔

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی جو کہ اس وقت فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں بطور سپیشلسٹ فزیشن ڈاکٹر اپنی خدمات بجا لا رہے ہیں سے ملاقات کے دوران جن معلومات کا خاکسار کو پتہ لگا خاکسار ان تمام معلومات کو مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کے الفاظ میں ہی قارئین الفضل کے پیشِ خدمت کر رہا ہے۔ ہاؤس جاب کے طور پر مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف میو ہسپتال لاہور میں بھی قریباً ایک سال تک بچوں کے مشہور ڈاکٹر ڈاکٹر واسطی صاحب کے ساتھ بھی کام کر چکے ہیں۔

آپ کو ڈاکٹر بننے کا شوق کیسے پیدا ہوا؟

بچپن سے ہی ہمارے بزرگوں کو خیال تھا۔ دادا بھی چاہتے تھے کہ میں ڈاکٹر بنوں ایسے ہی والدین کا بھی یہی خیال تھا۔

اس فیلڈ میں تجربات کیلئے کونسی جگہ موزوں ثابت ہوئی!

انگلستان میں قیام کا عرصہ طبی تجربہ کے اعتبار سے بہت مفید رہا۔ وہاں میں نے تقریباً ہر سپیشلٹی میں کام کیا۔ میں نے دل کی سپیشلٹی کے علاوہ ٹی۔بی کی سپیشلٹی میں دو سال تک کام کیا۔ پھر نیورولوجی (برین) اور بچوں کی بیماریوں میں کام کرنے کے ساتھ ساتھ ربوہ آنے سے پہلے انٹرنل میڈیسن کی برانچ میں بھی کام کر چکا ہوں۔

بچوں کی نگہداشت کے سلسلہ میں کیا احتیاط اختیار کرنی چاہیئے؟

سب سے اہم چیز بچوں کی نشوونما میں ان کی غذا ہوتی ہے اور غذا بچے کی پیدائش کے فوراً بعد شروع ہو جاتی ہے۔ سب سے اہم غذا ماں کا دودھ ہے۔ اگر ہر بچے کو ماں کا دودھ مناسب مقدار میں مناسب مدت تک ملے تو بچوں کی بیماریوں کی اکثریت تقریباً ختم ہو جاتی ہے۔ ماں کے دودھ کے بارہ میں یہ خیال غلط ہے کہ بعض بچوں کو ماں کا دودھ نقصان پہنچاتا ہے۔ ہمارے وارڈ میں اس وقت آٹھ یا دس بچے ہیں جو ماں کا دودھ نہیں پی رہے۔ اگر ماں کا دودھ بچوں کو پہلے سے ملے تو بچے نہایت تندرست ذہین اور توانا ملتے ہیں۔ ذہانت میں بھی عام بچوں سے بہتر ہوتے ہیں اور بیماریوں سے مدافعت میں بھی بہتر ہوتے ہیں اور بیماریوں سے محفوظ بھی رہتے ہیں۔ بہ نسبت اُن بچوں کے جو کہ بکری بھینس یا گائے کا دودھ پیتے ہیں۔ بلکہ اب تو بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ مغربی ممالک میں نفسیاتی بیماریاں اور بہت سی دوسری بیماریاں جو سمجھ میں نہیں آتیں اُن کی وجہ یہ ہے کہ بہت پہلے سے ماں سے بچوں کو جدا کر دیا جاتا ہے۔ اس میں بھی قرآنی تعلیم کہ (بچوں کو دو سال تک دودھ پلانا چاہیئے) کی برتری نظر آتی ہے۔ بچے کو دودھ پلانے سے ماں کی صحت بھی بہتر رہتی ہے۔ بعض لوگوں کا یہ وہم ہے کہ بچے کو دودھ پلانے سے عورت کمزور ہو جاتی ہمارا مشاہدہ یہ ہے کہ وہ عورتیں جو بچوں کو دودھ پلاتی ہیں (اور بہت سے بچوں کو دودھ پلا چکی ہوتی ہیں) اُن کی صحت دودھ نہ پلانے والی عورتوں سے بہت اچھی ہوتی ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ ماں کو وٹامنز اور کیلشیم اگر کھلاتے رہیں تو وہ بالکل کمزور نہیں ہوتی۔ ماں کی صحت کو برقرار رکھنے کے سلسلہ میں بہت سی احتیاطوں میں سے یہ ہے کہ وٹامنز کی سپلیمنٹ اور کیلشیم کی سپلیمنٹ سپلائی ہوتی رہیں تو ماں کی تندرستی برقرار رہتی ہے۔ صرف ایک لاکھ میں سے ایک بچہ ایسا ہو سکتا ہے جسے ماں کے دودھ سے نقصان پہنچے۔

اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟۔

LACTOSE کی شوگر ماں کے دودھ میں زیادہ ہوتی ہے بعض بچے اسے ہضم نہیں کر سکتے

پرہیز علاج سے بہتر ہے اس بارے میں آپ کی رائے؟

صحت کو برقرار رکھنے کا ایک بہت بڑا اصول یہ ہے کہ انسان ہر چیز کھائے اور پیئے لیکن اس میں ایک توازن برقرار رکھے۔ اچھی سے اچھی غذا بھی اگر زیادہ مقدار میں کھائی جائے تو انسان کیلئے مُضر ہو جاتی ہے۔ اور دوسری چیز جو بہت اہم ہے وہ ہے صفائی۔ گویا دو اصول ہمارے سامنے واضح ہو کر آتے ہیں۔

ایک یہ کہ غذا پاکیزہ صاف ستھری اور طیب ہونی چاہیئے۔ اور دوسرا یہ کہ غذا میں بھی اور دوسرے جتنے بھی ہمارے ماکولات ہیں ان میں بھی اعتدال اختیار کیا جائے۔ اور یہی اصل پرہیز ہے۔ اس پر اگر ہم کاربند رہیں تو یقیناً صحت برقرار رہتی ہے۔ مثلاً آپ دیکھتے ہیں تھوڑی مقدار میں دیسی گھی اگر استعمال کیا جائے تو نہایت اعلیٰ غذا ہے۔ ہمارے آباؤاجداد صدیوں سے کھاتے چلے آرہے ہیں۔ یہی چیز اگر بڑھا دیں تو خون کی نالیوں میں فاسد مادہ بن کر جمع ہو جاتی ہے۔ پھر ورزش کو لے لیں۔ ورزش کرنا بہت اچھی چیز ہے لیکن اس میں ہم اگر اعتدال کو برقرار نہ رکھیں تو بعض لوگ ورزش سے فوت ہو جاتے ہیں۔ مثلاً سکوائش کا کھیل بہت عمدہ کھیل ہے لیکن کئی ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ بہت زیادہ ایکزرشن (محنت) کی وجہ سے کھلاڑی گر جاتا ہے اور فوت ہو جاتا ہے۔

تو غذا میں بھی اور ورزش میں بھی جیسے انسان ضروری سمجھتا ہے اعتدال بہت ضروری ہے۔

پاکستان اور بیرونِ ملک علاج میں کیا فرق ہے؟

بنیادی فرق یہ ہے کہ ہمارا ملک ایک بہت غریب اور ترقی پذیر ملک ہے۔ ہمارے وسائل بہت محدود ہیں اور مریضوں کا مسئلہ یہ ہے کہ معالج اسے اپنا مسئلہ نہیں بناتا۔ مثلاً انگلستان میں وسائل کی کوئی کمی نہیں اور دولت بھی ہمارے ملک سے کئی گنا زیادہ ہے لیکن پھر بھی ڈاکٹر جب دوائی لکھتا ہے تو یہ ضرور غور کرتا ہے کہ اس نسخہ کا میرے ملک کے وسائل پر کیا اثر پڑے گا۔ ہمارے ملک میں ایسا خیال مفقود ہے۔

مثلاً بلڈ پریشر ہے ۱۴٪ آبادی کا بلڈ پریشر بڑھا ہوا ہے۔ اگر بلڈ پریشر کی بعض دوائیوں کو آپ استعمال کریں تو ہر روز کا خرچ پندرہ روپے آتا ہے۔ اور بعض اوقات یہ علاج ایسا ہے کہ ساری عمر جاری رکھنا پڑتا ہے اچھے معالج کیلئے ضروری ہے کہ وہ دیکھے کہ اُس کے زیر علاج مریض اس خرچ کا ساری عمر متحمل ہو سکتا ہے یا نہیں اور کیا ہمارا ملک اس قسم کے نسخہ جات کے استعمال کی اجازت بھی دیتا ہے یا نہیں۔ حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کی ایک حیرت انگیز ہدایت ہے۔ حضور نے ہمیں ہر معاملہ میں بنیادی ہدایات دی ہیں۔ آپ نے ڈاکٹروں کو ایک ہدایت یہ دی کہ تحریک جدید کے مطالبات کے سلسلہ میں احمدی ڈاکٹروں کا فرض ہے کہ وہ ذہن پر زور ڈالیں اور غور کر کے ایسی دوائیاں تجویز کریں جو کم سے کم قیمت پر زیادہ سے زیادہ مؤثر ہوں۔ انگلستان میں یہ چیز مشاہدہ میں آئی ہے کہ انگریز ڈاکٹر اس بات کا ضرور خیال رکھتا ہے۔

دوسرا یہ فرق ہے کہ سائنٹفک میڈیسن کا ہمارے ہاں فقدان ہے۔

سائنٹفک طریقہ علاج کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

سائنٹفک طریقہ علاج یہ ہے کہ پہلے مرض کی صحیح تشخیص کی جائے اور پھر اُس بیماری کے مناسب حال جو کم از کم دوائی ہے وہ دی جائے۔ غیر ضروری ادویات اور غیر ضروری علاج سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ مثلاً ہمارے ملک میں سب سے زیادہ جو دوا بکتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے وہ وٹامنز کی گولیاں ہیں۔ حالانکہ انگلستان میں وٹامنز کی کمی کی بیماریاں کثرت سے دیکھی گئی ہیں لیکن پاکستان میں نہیں۔ ہمارے ہاں وٹامنز کی کمی کی بیماریاں تقریباً نہ ہونے کے برابر ہیں یہاں تک کہ رکٹس (RICKETS) کی بیماری بھی جو کہ وٹامنز ڈی کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے وہ بھی سال میں چالیس ہزار میں سے دو یا تین مریض میں پائی جاتی ہے۔ جب کہ انگلینڈ میں ایشین پاپولیشن کے اندر یہ بیماری عام پائی جاتی ہے۔ مزید آپ نے فرمایا

علاج کے تسلسل کیلئے ضروری ہے کہ کوئی ایک ڈاکٹر ہو جو ایک مریض کی دیکھ بھال کرے اور تمام سپیشلسٹ ڈاکٹروں اور ہسپتالوں کے مشورے اور ہدایات میں توازن اور رابطے کو قائم رکھنے کا کام کرے۔ یہ کام فیملی ڈاکٹر کا ہے۔

کبھی ایسا ہوا کہ کوئی ایسا مریض آپ کے علاج سے صحت یاب ہوا ہو جو پہلے علاج کروا کر مایوس ہو چکا ہو؟

بے شمار مریض ایسے آتے ہیں جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ فضلِ عمر ہسپتال علاج کا مرکز بنتا جا رہا ہے۔ دو قسم کے مریض ہمارے پاس آتے ہیں ایک تو وہ مریض ہیں جو احمدی ہیں۔ وہ مرکز کی محبت میں اور جماعت سے عقیدت کی وجہ سے ربوہ آتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور دوسرے وہ لوگ ہیں جن کا احمدیت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ محض علاج کے لئے ربوہ آتے ہیں۔ یہ لوگ بڑی تکلیفیں اٹھا کر ربوہ پہنچتے ہیں۔ گرمیوں میں چلچلاتی دھوپ میں بعض دفعہ سروں کے اوپر چارپائیاں اٹھا کر میلوں میل کا پیدل سفر طے کر کے ربوہ پہنچتے ہیں اب ظاہر ہے کہ کوئی شخص بھی اپنے آپ کو بخوشی تکلیفوں میں نہیں ڈالتا۔ یہ سب لوگ عام طور پر مختلف شہروں میں اور علاقوں میں علاج کروا چکے ہوتے ہیں اور ایک آخری حیلے کے طور پر ربوہ علاج کیلئے آتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے فیض یاب ہو کر اور مطمئن ہو کر جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ شافی کا ایک حیرت انگیز اعجاز ہے۔ جو ہر روز ہمیں دیکھنے میں آتا ہے اس میں کسی شخص کی خوبی نہیں۔ بہت سے ایسے واقعات یاد ہیں کہ لوگ اپنے بزرگوں کو اس لئے ربوہ لے آئے کہ موصی ہونے کی وجہ سے انہیں یہ خیال پیدا ہوا اب آخری وقت ہے اور وفات کے بعد جنازہ ربوہ لانا بہت مشکل کام ہے یہ سوچ کر ربوہ لے آئے اور ہسپتال میں داخل کروا دیا اور پھر بجائے بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کے تندرستی حاصل کر کے واپس گئے۔

دل کے عارضہ کے متعلق آپ نے بتایا کہ

دل کی بیماری کی بہت سی وجوہات ہیں۔ بعض ابھی تک پوری طرح واضح بھی نہیں ہیں۔ لیکن جو بات واضح ہے وہ یہ ہے کہ زندگی میں روزمرہ کے معمولات میں اعتدال کا فقدان سب سے بڑی وجہ ہے۔ غذا میں اعتدال نہ ہو۔ سونے جاگنے کے پروگرام میں اور ورزش اور آرام میں بے اعتدالی پھر مضر صحت چیزوں کا استعمال اور بعض چیزوں کا کثرت سے استعمال جیسے ہمارے ملک میں گوشت لوگ کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ دل کی بیماری عالمی سطح پر بڑھ چکی ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس کی ایک بڑی وجہ گوشت کے استعمال کی کثرت ہے۔ اس سلسلہ میں ساری چیزیں واضح نہیں لیکن یہ واضح ہے کہ روزمرہ کے مشاغل میں میانہ روی اور اعتدال کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر یہ قائم ہو تو دل کی بیماریاں دماغ کی بیماریاں اور ذیابیطس وغیرہ پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ انگلینڈ میں کینسر کا مرض بھی بے اعتدالی کے باعث بڑھ گیا ہے۔

ورزش اتنی کرنی چاہئے جس کا جسم متحمل ہو سکے۔

سب سے اچھی ورزش تو پیدل چلنے کی ورزش ہے۔ سائیکل چلانا بھی مفید ہے۔ اس کی مقدار وہ ہو جس کا جسم متحمل ہو سکے اور متحمل ہونے کیلئے بہت سارے عوامل اہمیت رکھتے ہیں۔ مثلاً ایک آدمی پہلے دن سو گز چل سکتا ہے تین مہینے کی ٹریننگ کے بعد تین میل چل سکتا ہے۔ پھر سپیڈ بہت اہم ہے بعض لوگ ہلکی ورزش زیادہ دیر تک کر سکتے ہیں اس لحاظ سے سب چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے بہتر ورزش چلنا پھرنا ہے۔

کیا آپریشن کے بغیر دل کا علاج ممکن ہے؟

دل کی بیماریوں کے بارہ میں عالمی سطح پر بہت زیادہ توجہ اور ریسرچ کی جا رہی ہے اور اس میدان میں بہت تیزی سے ترقی ہو رہی ہے مثلاً یہی جو آپریشن ہے اس میں خون کی نئی نالیاں بنانے کا جو آپریشن ہے وہ پچھلے پندرہ بیس سال میں تیزی کے ساتھ ترقی کر گیا ہے اور اب ایسے نئے نئے طریقے دریافت ہو گئے ہیں جس میں بغیر آپریشن کے دل کی نالیوں کو کھول دیا جاتا ہے پھر اس کے علاوہ ایسی ادویات بھی دریافت ہو رہی ہیں جو خون کی بند نالیوں کو کھول دیتی ہیں۔ اس لئے تحقیق اور ترقی کا عمل جاری ہے۔ اور آئندہ دس پندرہ سال یا دس بیس سال میں امید ہے کہ بہت سے نئے طریقے علاج کے سامنے آئیں گے۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ بیماریوں کی وجوہات سمجھنے کے نتیجہ میں بیماریوں کی نوعیت میں بھی تبدیلی ہو جائے اور اس کی ایک عام مثال جو ہمارے سامنے ہے تپ دق کا مرض ہے آج سے چالیس سال پہلے انگلستان میں یہ بیماری وبا کی صورت میں موجود تھی لیکن صحیح علاج دریافت ہو جانے کے بعد اس کے مریض خال خال سامنے آتے ہیں۔ تو انقلابی تبدیلیاں اُسی وقت ہوا کرتی ہیں جب وجوہات پتہ چلنے کے بعد صحیح طریقہ علاج دریافت ہو جائے۔

ہم اس وقت بعض مہلک بیماریوں کے صحیح علاج کے دریافت کرنے کے سلسلہ میں بالکل کنارے پر معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً پینسلین کی دریافت ہے اس کی دریافت سے پہلے انفیکشن کا علاج طویل مدت تک چلتا تھا۔ پھر انسولین کی دریافت ہے۔ سنہ ۱۹۲۴ء میں انسولین دریافت ہوئی تو ذیابیطس کے علاج میں انقلابی تبدیلی ہوئی۔

انفیکشن کیا ہے؟

دنیا میں ہر قسم کے جاندار ہیں جو زندگی گزارتے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ رہ رہے ہیں اور ان میں کثیر تعداد ایسے جانداروں کی ہے جنہیں ہم بکٹیریا یا وائرسز VIRUSES اور بہت دوسرے چھوٹے چھوٹے یونی سیلولرز (صرف ایک خلیاتی مخلوق) یا جن کو ہم پرانی اصطلاح میں جن بھی کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ نظر نہیں آتے۔ ان میں سے اکثر انسانی جسم کیلئے مفید ہیں اور چند مُضر بھی ہیں۔ تو بہت سی بیماریاں جنہیں انفیکشن کہا جاتا ہے ان جراثیم کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ اب ایسے طریقے ایجاد ہو گئے ہیں کہ ان جراثیم کو دیکھا جا سکتا ہے۔ (مختلف قسم کی خوردبین استعمال کر کے) ان کی افزائش نسل بھی کی جا سکتی ہے مثلاً بکٹیریا ہے اسے ہم یخنی میں ڈال دیں تو بڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ مثلاً چینی گھاس ہے (AGAR) یہ ایسا میڈیم ہے کہ اس میں جراثیم کو رکھ دیں تو پھیلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر بکٹیریا میں تبدیلی کر کے دیکھا جا سکتا ہے کہ تبدیلی کے نتیجہ میں کیا فرق پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ایک جرثومہ جو بغیر تبدیلی کے مہلک بیماری پیدا کر دیتا ہے وہی جرثومہ تبدیلی کے بعد اُس بیماری سے محفوظ کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ چنانچہ تپ دق کا قلع قمع کرنے کیلئے اس نسخہ سے فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ اس سائنس نے بہت ترقی کی ہے اور اب یہ بہت واضح ہو کر سامنے آیا ہے اور اس وقت یہ طبی تحقیق کا خصوصی پہلو ہے۔ اس میں یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ انسانی جسم جراثیم کے نتیجہ میں کیا ردعمل ظاہر کرتا ہے اس علم کو امیونالوجی (IMMUNOLOGY) کہتے ہیں۔ اور بہت تیزی سے یہ علم ترقی کر رہا ہے۔ اگر جسم میں جراثیم کے خلاف جسم کے ردعمل کو سمجھ لیا جائے تو پھر ہم بیماری کی مدافعت کے سلسلہ میں بھی اس علم کو استعمال کر سکتے ہیں۔ بلکہ صرف جراثیم تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ کینسر اور بہت سی دوسری بیماریاں ایسی ہیں جن میں اس علم کے ذریعہ علاج میں مدد ملے گی۔

الرجی کے متعلق آپ نے بتایا کہ۔

اس کا بھی امیونالوجی (IMMUNOLOGY) سے گہرا تعلق ہے۔ جیسا کہ انسانی جسم فضا میں پائی جانیوالی اشیاء اور جراثیم سے مسلسل رابطے میں رہتا ہے اور یہ رابطہ جراثیم، بکٹیریا وائرسز کے علاوہ کیمیکل اور نباتاتی اجزاء وغیرہ کے ساتھ متاثر ہوتا رہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جسم میں ایسا نظام تخلیق فرمایا ہے اور ایسی صلاحیت دی ہے کہ جسم ہر چیز کی ماہیت کو پہچانتا اور ایک ردعمل اُس کے نتیجہ میں ظاہر کرتا ہے۔ اس قسم کے سیلز جسم میں

باقی صـ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فٹبال ورلڈ کپ ۱۹۹۰ء کا افتتاحیہ

۸ جون ۱۹۹۰ء کو اٹلی کے شہر میلان میں فٹ بال ورلڈ کپ ۱۹۹۰ء کے افتتاح کے موقعہ پر اٹلی نے اپنے ملک میں اس ٹورنامنٹ کے انعقاد کی خوشی میں میزبانی کا حق ادا کرنے کی خاطر اپنے روائتی انداز میں مہمانوں کا استقبال کیا چنانچہ ۲۵ منٹ کیلئے ایک ثقافتی پروگرام پیش کیا گیا جس میں فیشن شو، گانے اور ڈانس شامل تھے۔ فیشن شو کے سلسلے میں ملک کے طول و عرض سے فیشن کے ۱۶۰ مختلف نمونے روائتی انداز میں پیش کئے گئے جو چار بہت بڑے بڑے اطالوی ڈیزائنرز کی تخلیق تھے۔ اس موقعہ پر تین مشہور گلوکاروں نے نغمے پیش کئے جبکہ ۲۰۰ نوجوانوں نے جمناسٹک میں اپنی بھرپور صلاحیت کا مظاہرہ کیا ۲۴ دیوہیکل فٹ بالوں کے نمونے پیش کئے گئے جبکہ ایک بہت بڑا گرم ہوا کا غبارہ بھی چھوڑا گیا جس پر فٹ بال ورلڈ کپ کا مونوگرام بنا ہوا تھا۔ علاوہ ازیں ہزاروں رنگ برنگے غبارے اس موقعہ پر ہوا میں چھوڑے گئے۔ اس شو کے ڈائریکٹر نے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ افسوس ہے کہ اس موقعہ پر سپیشل لائٹنگ ایفیکٹس کا انتظام نہیں کر سکا۔

فیشن شو کے لئے ڈیزائنرز نے فٹ بال کپ میں حصہ لینے والی ٹیموں کے ملکوں کی رعائت سے مختلف رنگوں کا انتخاب کیا تھا جسے فیشن شو میں استعمال کیا گیا۔ ایشیا کے لئے زرد رنگ۔ افریقہ کے لئے سیاہ، امریکہ کے لئے سرخ اور یورپ کے لئے سبز رنگ استعمال کیا گیا تھا۔

شو کے آخر پر ایک خوبصورت ترانہ پیش کیا گیا جو فٹ بال کپ کے موقعہ کی مناسبت سے خاص طور پر لکھا گیا تھا۔

کیمرون کی جیت

۸ جون کو اٹلی میں ہونے والے عالمی فٹ بال کپ ۱۹۹۰ء میں کیمرون نے ارجنٹائن کو ایک گول سے شکست دے دی۔ اس طرح یونائیٹڈ سٹیٹس نے اس ٹورنامنٹ میں گذشتہ ۴۰ سالہ اعزاز جو اس نے لگاتار برقرار رکھا تھا کھو دیا ہے جو فٹ بال کی ۶۰ سالہ تاریخ میں ایک اہم واقعہ ہے۔

یونائیٹڈ سٹیٹس نے ۱۹۵۰ء میں برازیل میں برطانیہ کی ٹیم کو ایک صفر سے ہرا کر برتری حاصل کی تھی۔ اس طرح کا ایک انوکھا واقعہ فٹ بال کی تاریخ میں ۱۹۶۶ء میں ہوا تھا جب شمالی کوریا تے جو ایک غیر معروف ٹیم تھی اٹلی کو ابتدائی میچ میں ہی نکال باہر کیا تھا۔ حالانکہ اٹلی کی ٹیم بہت اعلیٰ پائے کی ٹیم سمجھی جاتی تھی

فٹبال ورلڈ کپ ۱۹۹۰ء کا شیڈول

فٹ بال ورلڈ کپ شیڈول

گروپ اے :

۹ جون : اٹلی بمقابلہ آسٹریلیا بمقام روم
۱۰ جون : یونائیٹڈ سٹیٹس بمقابلہ چیکوسلواکیہ بمقام فلورنس۔
۱۴ جون : اٹلی بمقابلہ یونائیٹڈ سٹیٹس بمقام روم
۱۵ جون : آسٹریلیا بمقابلہ چیکوسلواکیہ بمقام فلورنس
۱۹ جون : اٹلی بمقابلہ چیکوسلواکیہ بمقام روم اور آسٹریلیا بمقابلہ یونائیٹڈ سٹیٹس بمقام فلورنس۔

گروپ بی :

۸ جون : ارجنٹائن بمقابلہ کیمرون بمقام میلان
۹ جون : روس بمقابلہ رومانیہ بمقام باری
۱۳ جون : ارجنٹائن بمقابلہ روس بمقام نیپلز
۱۴ جون : کیمرون بمقابلہ رومانیہ بمقام باری
۱۸ جون : ارجنٹائن بمقابلہ رومانیہ بمقام نیپلز اور کیمرون بمقابلہ روس بمقام باری۔

گروپ سی

۱۰ جون : برازیل بمقابلہ سویڈن بمقام ٹورین
۱۱ جون : کوسٹاریکا بمقابلہ سکاٹ لینڈ بمقام جینوا۔
۱۶ جون : برازیل بمقابلہ کوسٹاریکا بمقام ٹورین۔
۱۸ جون : سویڈن بمقابلہ سکاٹ لینڈ بمقام جینوا
۲۰ جون : برازیل بمقابلہ سکاٹ لینڈ بمقام ٹورین اور سویڈن بمقابلہ کوسٹاریکا بمقام جینوا۔

(باقی)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیز کاشف احمد صاحب آف ۲۰ چک گجرات کا بازو پلستر ٹھیک نہ لگنے کی وجہ سے ایک جگہ پر اکڑ گیا ہے۔

○ مکرم عبدالحفیظ خان صاحب دار العلوم وسطی ربوہ کا ہرنیا کا اپریشن الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ہو رہا ہے۔

○ محترمہ امتہ الرحمن طیبہ صاحبہ سابق ہیڈ مسٹریس فضل عمر گرلز ہائی سکول ربوہ بعارضہ بلڈ پریشر اور شوگر بیمار ہیں۔ ان دنوں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم چوہدری صداقت احمد صاحب ناصر آباد ربوہ کی بیٹی عزیزہ فوزیہ پروین صاحبہ اپنڈکس کی تکلیف سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

نمایاں کامیابی

○ عزیز فرحان مجید ابن مکرم عبدالمجید صاحب بھٹی سانگلہ ہل نے میٹرک کے امتحان میں ۷۴۳/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔

احباب عزیز کی مزید کامیابیوں کے لئے دعا کریں۔

نصاب امتحان دوم ۱۹۹۰ء انصار اللہ

انصار اللہ کے امتحان دوم سنہ ۱۹۹۰ء کا مندرجہ ذیل نصاب مقرر ہے۔

۱-	ترجمہ قرآن کریم	پارہ دوم
۲-	کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی	نصف اول
۳-	کتاب بنیادی نصاب	مکمل
۴-	نماز مع ترجمہ و مسائل نماز	(لازمی حصہ)

زعماء کرام زیادہ سے زیادہ انصار کو امتحان میں شریک کریں۔ ناظمین کے لئے امتحانی ٹارگٹ یہ ہے کہ ان کے ضلع کی کوئی مجلس امتحان میں نمائندگی سے محروم نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ تمام انصار کے علم و معرفت میں ترقی کرتے رہنے کا ذوق و شوق قائم رکھے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان - ربوہ)

روحانی خزائن اور انصار اللہ

تمام انصار جائزہ لیں کہ ان کے گھر میں روحانی خزائن میں سے کون کون سی کتب موجود ہیں۔ یہ کتب گھر کے ہر فرد کو روزانہ زیر مطالعہ رکھنی چاہئیں۔ اور دن میں ایک وقت مقرر کریں جب سب افراد خانہ گھر پر موجود ہوں اور ان میں سے ایک باری باری ان کتب کا درس دور مکمل کریں۔

اللہ تعالیٰ تمام انصار کو روحانی خزائن کے مطالعہ سے اپنے علم و فضل میں اضافہ کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

بقیہ: ص۴ سے آگے

آمدنی کو اس معیار پر لایا جا سکے جو قرضوں کی وصولی میں ممد ثابت ہو۔ گذشتہ ایام میں جاپان کے ایک وفد نے ایران کا دورہ کیا تھا تاکہ وہ یہ معلوم کر سکے کہ کس حد تک ایران کو جاپانی مدد کی ضرورت ہے۔ اس وفد کے خیال میں دونوں ملک آپس میں تجارت میں بھی اضافہ کر سکتے ہیں۔ ایران خام تیل زیادہ بھیج سکتا ہے۔ جبکہ جاپان کو ضرورت ہے۔

بقیہ: ص۶ سے آگے

پائے جاتے ہیں جو انٹی باڈیز تیار کرتے ہیں اور ان کے ذریعہ سے جسم سے ملنے والے ہر کیمیکل کو اس کی ماہیت کے مطابق قابو میں رکھتے ہیں۔ یہ ایک ایسا عالی شان نظام ہے جو انسانی زندگی کی بقا اور تندرستی کیلئے ازبس ضروری ہے۔ اس نظام میں معمولی سے خلل کے نتیجہ میں الرجی کی تکلیف پیدا ہو جاتی ہے باتیں تو بہت سی کرنے والی تھیں لیکن ڈاکٹر صاحب انتہائی مصروف انسان ہیں۔ اس لئے پھر کسی وقت ملاقات کا وعدہ لے کر ہم نے محترم ڈاکٹر صاحب کے شکریہ کے ساتھ ان سے اجازت چاہی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹۹۰-۱۹۹۱ء کے وفاقی بجٹ کا خلاصہ

۱۔ ۱۲ ارب ۹۵ کروڑ روپے کے نئے ٹیکس عائد کر دیئے گئے۔

۲۔ بیرونِ ملک سفر پر ٹیکس میں تیس روپے۔

۳۔ درآمدی لائسنس کی شرح میں ایک فیصد۔

۴۔ ٹیلی فون پر دس پیسے اور

۵۔ لائن رینٹ میں بیس روپے کا اضافہ

۶۔ عام پاسپورٹ کی فیس چار سو روپے اور ارجنٹ پاسپورٹ کی فیس بارہ سو روپے کر دی گئی۔

۷۔ کاغذ کے تھیلوں پر ڈیوٹی ۶۰ فیصد کر دی گئی۔

۸۔ ٹریکٹر کے ٹائروں پر ۱۰ فیصد ڈیوٹی لگا دی گئی۔

۹۔ سیمنٹ پر ڈیوٹی ۳۳۲ سے بڑھا کر ۴۰۰ روپے کر دی گئی۔

۱۰۔ سگریٹ کے تمباکو پر ڈیوٹی میں بیس پیسے کا اضافہ۔

۱۱۔ ہوٹلوں کے اور ریستورانوں کے اندر یا باہر ہونے والی تقریبات پر بیس فیصد اضافی ڈیوٹی وصول کی جائے گی۔

۱۲۔ چقندر سے شکر تیار کرنے والوں کو مزید تین سال کے لئے ایکسائز ڈیوٹی کی چھوٹ دے دی گئی۔

۱۳۔ درآمدی سرچارج دس فیصد کر دیا گیا۔

۱۴۔ پجارو گاڑیوں پر کسٹم ڈیوٹی ۱۰۰ فیصد ۱۳۰۰ سی سی سے بڑی کاروں پر ۱۰ فیصد۔

۱۵۔ پلاسٹک کی صنعت پر ۵۰ فیصد پلاسٹک پر ۱۰۰ فیصد۔

۱۶۔ چربی پر ۲۵ فیصد اور

۱۷۔ چپس پولسٹر پر ۵۰ فیصد کر دی گئی۔

۱۸۔ چھوٹے کمپیوٹر پر دس فیصد ڈیوٹی اور ساڑھے بارہ فیصد سیلز ٹیکس لگا دیا گیا۔

۱۹۔ بجلی کی شرح میں ۸ء۳۳ فیصد اضافہ۔

۲۰۔ فیول ایڈجسٹمنٹ چارجز ۵۵ سے ساٹھ پیسے ہوں گے۔

بجٹ میں ۲۰ ارب ۲۵ کروڑ روپے کا خسارہ، ۷ ارب ۳۰ کروڑ روپے دوسرے وسائل سے پورے کئے جائیں گے۔

۲۱۔ ریڈیو لائسنس فیس بڑھا دی گئی۔ ڈش انٹینا کی تنصیب پر دو ہزار روپے اور اس پر سالانہ فیس ایک ہزار ادا کرنی ہو گی۔

۲۲۔ انکم ٹیکس کی خود تشخیصی نظام کی حدود لاکھ روپے تک بڑھا دی گئی۔ پینل سسٹم ختم سرچارج دو لاکھ کی بجائے ایک لاکھ روپے تک کی آمدنی پر لگایا جائے گا۔

۲۳۔ پرائیویٹ کمپنیوں کے لئے سپر ٹیکس میں پانچ فیصد اضافہ کر دیا گیا۔

دفاعی اخراجات میں دس ارب روپے کا اضافہ، سرحدوں پر موجود صورتِ حال کے پیشِ نظر کیا گیا۔

نئے مالی سال میں ۴۵ ارب سے زائد کی غیر ملکی امداد ملے گی۔ ساڑھے ۳۹ ارب قرض اور ۶ ارب گرانٹ کی صورت میں ملیں گے۔

دیہی نجی سکولوں اور ہسپتالوں کے قیام کے لئے ۵۰ فیصد رقوم حکومت دے گی۔

۲۴۔ ۱۰ فیصد عبوری امداد کارپوریشنوں کے ملازمین کو بھی ملے گی۔ گریڈ ۲۲ تک کے تمام ملازمین کو عبوری امداد بنیادی تنخواہ پر ملے گی۔

ضرورت ہے
کم از کم میٹرک پاس ایسے محنتی افراد جو پاکستان بھر میں کسی بھی علاقہ میں ادویات کی سیل اور بلنگ کو بطور پیشہ اپنانا چاہتے ہوں مندرجہ ذیل پتہ پر اپنے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں بھیجیں۔
مینیجر کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ
فون: ۶۰۷ — ۶۰۶ — ۷۷۱

خبریں

ملکی خبریں

○ پنجاب کی حکومت نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ زمینداروں کی آمدنی پر انکم ٹیکس نہیں لگایا جائے گا۔ صوبائی وزیرِ منصوبہ بندی نے بجٹ کے بعد ہونیوالی پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ کاشتکار پہلے ہی بالواسطہ ٹیکس ادا کر رہے ہیں اور ان کی فصلوں کو سرکاری کارپوریشنیں کم قیمت پر خرید کر زیادہ قیمت پر فروخت کر رہی ہیں اسطرح ان کا منافع سرکاری ادارے کما رہے ہیں انہوں نے کہا کہ یہ بات غلط ہے کہ چونکہ حکومت کے ایوان میں کاشتکاروں کی اکثریت ہے اس لئے وہ زرعی انکم ٹیکس کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔

○ وزیرِ اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت جنگ کے بغیر اپنے اختلافات دور کر لیں گے انہوں نے کہا کہ یہ اچھی بات ہے کہ دونوں ملک طویل عرصہ کے بعد بات چیت کر رہے ہیں۔

○ پنجاب بنک کو وزیرِ اعلیٰ نے ہدایت کی ہے کہ چوہدری شجاعت حسین ایم این اے کو سیمنٹ فیکٹری لگانے میں مدد دی جائے

○ اندرونِ سندھ میں تمام اہم مقامات پر بڑی تعداد میں فوج تعینات کر دی گئی ہے۔

○ پیپلز پارٹی سندھ کے ایک ترجمان نے دعویٰ کیا ہے کہ ایم کیو ایم کی آدھی قیادت روپوش ہو گئی ہے اور باقی آدھی قیادت حکومت کے خلاف بیانات جاری کرنے میں مصروف ہے۔

ہوائی سفر
بیرونِ ملک ہوائی سفر کے متعلق ہر قسم کی خدمات کیلئے
نوبل مین ٹریولرز
ہم سے رابطہ فرمائیں
۴/۲۱ مین سوک سنٹر
نزد جی پی او
اسلام آباد
فون نمبرز ۸۱۸۷۵۷
۸۲۲۹۳۳

غیر ملکی خبریں

○ بھارتی فوج کے سربراہ جنرل شرما نے کہا ہے کہ پاک بھارت سرحدوں پر صورتِ حال تشویشناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان تخریب کاروں کو کشمیر بھیج کر شملہ معاہدہ کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔

○ افغانستان کا ایک مگ ۲۱ طیارہ کابل میں ایک پانچ منزلہ بلڈنگ سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا۔ بلڈنگ میں آگ لگ گئی ہوا باز محفوظ رہا۔

○ بھارتی پنجاب کے ضلع امرتسر میں پاکستان کی سرحد سے متصل ۵۵ مزید دیہات میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔

○ امریکی خلائی تحقیق کے ادارے ناسا نے ۱۹۷۷ء میں بھیجے جانے والے خلائی سیارے وائجر ون کی اتاری ہوئی تصاویر اشاعت کے لئے جاری کر دی ہیں۔ ناسا کا دعویٰ ہے کہ سورج سے ۵۹۰۰ کلومیٹر دور اس سے پہلے تصاویر نہیں اتاری گئیں۔

○ ناخواندگی کے خاتمے کے لئے سارک ملکوں کی کانفرنس ۱۵ جون کو دہلی میں ہو گی

پتہ

سرزمین قادیان کا اولین // مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت //
ربوہ فون ۹۰۶ — گوجرانوالہ فون ۷۴۸۴۴ — ملتان فون ۳۱۰۲۶ — قلعہ کاروالا — کراچی